

خاندانی نظام کے استحکام میں رزقِ حلال کا کردار

The Role of Ḥalāl Food in the Stability of Family System

Dr. Naseem Akhtar
Assistant Professor Department of Islamic Studies, S.B.B.U Peshawar
Zia ud Din
Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat

Abstract:
Man was sent to this earth with material needs. The basic needs of mankind are food for eating, water for drinking, and for the protection of selves; they need wearing clothes and shelter to safeguard themselves from rain, hot and cold. The responsibility of living is dependent on these essential requirements. Islam teaches the mankind to earn Ḥalāl food. Many verses and Ḥadīth are related for earning Ḥalāl food. Islam is a peaceful religion. Therefore, to earn (Ḥalāl) food, is appreciated. This is a fact that the economic stability has positive effects on human beings' faith, belief, ethics, character, thinking, thoughts, personality and the system of a family.
On the contrary the financial instability puts negative effects on people's faith, belief ethics, character, thinking, personality and the system of a family. That is why, Islam advises mankind for earning Ḥalāl or rightful food. All those sources are considered Ḥarām (forbidden) to earn money, which directly affects the society or people's wealth, life, and faith. The Ḥalāl money (food) motivates the people towards goodness, works and Ḥarām simulates the mankind to do sinful deeds. Food affects the body, like same the Ḥarām money (food) affects soul. Ḥalāl food produces a spiritual power in people for doing good and righteous and to inculcate values, respect and importance to every relation and to the society at large. The aim of this draft is to


Scan for Download

elucidate the importance of Ḥalāl money (food) and its role in the stability of family system.

Keywords: *Islamic Teachings, Mankind, Ḥalāl Food, Ḥarām Food, Spiritual Power, Soul.*

تمہید:

انسان کا اس دنیا میں زندہ رہنے کا دارومدار اس کی اپنی بنیادی ضرورتوں اور خواہشات کی تکمیل سے ہی ممکن ہے۔اس غرض کی تکمیل کے لئے اسلام میں حلال رزق کمانے کی تاکید فرمائی گئی ہے جس پر قرآن و حدیث دونوں دال ہیں۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو جائز طریقہ سے معاشی خوشحالی حاصل کرنے پر ابھارتا ہے۔اور ناجائز ذرائع اور طریقوں سے حصول رزق کو حرام اور ناجائز قرار دیتا ہے۔ رزقِ حلال کھانے سے نیکی کی توفیق ملتی ہے جبکہ رزقِ حرام کھانے سے نیکی کی توفیق سلب ہو جاتی ہے۔ غذا جیسے انسانی جسم اور صحت پر اثر انداز ہوتی ہے ویسے ہی روح پر بھی اثر چھوڑتی ہے، حلال خوری انسان کے اندر ایک روحانی قوت پیدا کرتی ہے، جو انسان کے دل و دماغ کو راہِ راست پر رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ حلال کھانے والوں میں رشتوں کی اہمیت، خیر خواہی اور قدر زیادہ ہوتی ہے، جو در حقیقت ایک خاندان اور پھر مجموعی طور پر ایک معاشرے کو مضبوط کرنے کا باعث بنتی ہے۔اس مقالہ میں رزقِ حلال کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی اور خاندانی نظام کے استحکام پر اس کے اثرات و کردار کو بیان کیا جائے گا۔

تعارف:

اسلامی تعلیمات کے مطابق خالقِ کائنات نے سب بنیادی ضرورتیں، سہولتیں، آسائشیں اور زیبائش کی چیزیں اس دھرتی میں پیدا کر رکھی ہیں۔جس کے حصول کے لئے انسان دن رات تگ ودو کرتا ہے ، سہولت اور آسائش پسندی بھی انسانی مزاج کا حصہ ہے ،جس کے لیے وہ ہمیشہ بہتر کی تلاش میں رہتا ہے ۔چونکہ انسان فطرتاً جذباتی اور جلد باز ثابت ہوا ہے اس لئے اپنے مقصد کے حصول کی خاطر وہ کچھ بھی کر گزرتا ہے ۔اس لئے اسلام نے حدود کی قیود لگا دی ہیں، تاکہ انسان اپنی خواہشات کی تکمیل اسلام کے دائرے میں کرسکے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے بتائے ہوئے قانون سے تجاوز نہ کرے۔ اسی طرح رزقِ حلال کمانے پر بھی اسلام نے بہت زور دیا ہے ، کیونکہ رزقِ حلال کی بہت اہمیت ہے۔اس کا خاندانی نظام پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔خاندان سے کنبہ اور کنبہ سے قبیلہ اور قبیلہ سے ایک معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ حلال کمانے والوں میں رشتوں کی اہمیت کا تقدس ، پاسداری اور عزت واحترام کا جذبہ موجود ہوتا ہے اور یوں ایک مضبوط اور مستحکم معاشرہ کی تکمیل ممکن ہو جاتی ہے۔

رزقِ حلال کی اہمیت قرآن اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

قرآن میں رزقِ حلال کی بہت اہمیت بیان ہوئی ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ

" وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ"۔[۱]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے گھوڑے، خچر اور گدھے تمہاری سواری کے لیے بنائے ہیں، اور زیب وزینت کی چیزیں بھی، اور ایسی چیزیں بھی پیدا کرے گا جن کا تمہیں علم نہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ خود اپنی ذاتِ پاک کے بارے میں سورۃ الرعد میں انسان سے فرماتا ہے کہ

" وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُون"[۲]

ترجمہ: اور وہی (اللہ) ہے جس نے زمین کو بچھایا اور اس میں پہاڑ پیدا کیے اور نہریں جاری کیں اور ہر طرح کے پھل دو دو قسم کے پیدا کیئے۔

اللہ سبحانہ و تقدس نے انسان کی خاطر رزق کا بندوبست کیا ہے جیسا کہ فرمان ربانی ہے: "رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ"[۳] ترجمہ: "بندوں کی روزی کے لئے"۔

انسان کے لئے وسائلِ رزق اس زمین پر موجود ہیں قرآنی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص خود جدو جہد کرکے ان وسائل تک رسائی حاصل کرے پھر ان سے اپنی ضروریاتِ زندگی اور جائز خواہشات پوری کرے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ"[٤].

ترجمہ: "ادائیگی نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل یعنی رزق تلاش کرو"۔ مزید فرماتے ہیں کہ

"اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ"۔[۵]

ترجمہ: "اللہ کے سوا جن کو تم پوجتے ہو وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں، اس لیے اللہ سے ہی (اس کے حکم مطابق) رزق تلاش کرو۔"

"وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ "۔[٦]

ترجمہ: "اور کتنے دوسرے لوگ (بھی قابل تعریف ہیں) جو اللہ کے فضل یعنی رزق تلاش کرنے کیے لیے زمین میں سفر کرتے ہیں"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے کہ اللہ کے بندے اول فریضہء عبادت کی ادائیگی کریں اور پھر اس کے بعد رزقِ حلال کے حصول کے لئے جدو جہد کریں اور اللہ ایسے بندوں کو پسند فرماتا ہے جو رزق کے حصول کے لئے زمین میں جدو جہد کرتے ہیں یہاں تک کہ اگر انہیں سفر بھی کرنا پڑے تو اعراض نہیں کرتے۔

نبی اکرمؐ نے رزقِ حلال کمانے کا درس دیا ہے اور محنت سے کمائے ہوئے رزق کو پسند فرمایا ہے۔آپؐ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ "طلب کسب الحلال فريضة بعد الفريضة"۔[7] ترجمہ: فرض عبادت کے بعد طلب حلال رزق اہم فریضہ ہے۔

ایک روایت میں ہے: "وَابْتَغِ عَلَى نَفْسِكَ وَعِيَالِكَ حَلالا، فَإِنَّ ذَلِكَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"[8]

ترجمہ: اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے حلال رزق تلاش کرو یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

ایک اور روایت ہے کہ "مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ"۔[9]

ترجمہ: اپنے ہاتھ سے کسب کی گئی کمائی سے بہتر کوئی رزق نہیں، اور حضرت داؤد علیہ السلام بھی کما کر کھاتے تھے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ انبیاء کرام کی معیشت یوں بیان کرتے ہیں: "حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بنایا کرتے تھے، حضرت آدمؑ زراعت کرتے تھے، حضرت نوحؑ بڑھئی تھے، حضرت ادریسؑ درزی، جبکہ حضرت موسیٰؑ بکریاں چراتے تھے"[10] رزقِ حلال کی اہمیت پر یہ روایت بھی دال ہے کہ: "انبیاء سب بکریاں چراتے تھے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں میں بھی چند قیراط کے عوض اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حدیث کے راوی سوید کہتے ہیں: آپؐ ہر بکری ایک قیراط (۸۔ارتی سونا) کے عوض چراتے تھے"۔[11]

اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر بھی محنت اور مزدوری کرتے تھے یعنی اجرت پر بکریاں چراتے تھے جو اسلام میں رزق حلال کی اہمیت اور عظمت پر دال ہے۔ یہ آپؐ کی سیرت کا ایک حصہ ہے اور آپؐ کے اس عمل میں امت کے لیے درس ہے کہ محنت میں عظمت ہے جبکہ بیکار بیٹھنے یا دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے میں رسوائی ہے۔

اسلام میں رزقِ حلال کمانے کی تاکید:

اسلام رزقِ حلال کو بہت بڑی اہمیت دیتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو رزقِ حلال کی تاکید کرتا ہے کیونکہ معاشی خوشحالی انسان کے عقیدہ، ایمان، اخلاق اور رویہ پر مثبت اثر چھوڑتی ہے جبکہ معاشی بدحالی اس کے برعکس انسانی عقیدہ، اخلاق، اور رویہ پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ عقیدہ کی حفاظت شریعہ کے بنیادی مقاصد میں سے ہے جس کی خاطر اسلام نے رزق حلال کی تاکید اور ترغیب دی ہے جو معیشت کی بہتری اور خوشحال زندگی کا ضامن ہے۔

معاشی بدحالی کی وجہ سے انسان کے عقیدہ ،ایمان، اخلاق اور کردار، فکر اور فہم پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔ نبی اکرمؐ فرماتے ہیں کہ " كاد الفقر أن يكون كفرا"[۱۲] "بھوک اور بدحالی انسان کو کفر کے قریب پہنچادیتی ہے"۔آپؐ بھوک اور بدحالی کو مصیبت سمجھتے تھے اور اس سے بچنے کے لیے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرتے تھے جیسا کہ آپؐ کی ان دعاؤں سے ظاہر ہے"اللهم إني أعوذبك من الكفر والفقر"۔[۱۳] "یا اللہ !میں کفر اور بھوک اور بدحالی سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔ اور ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ "اللّهمّ إنّي أعوذبك من الفقر والقلة والذلة "[۱٤] "یا اللہ! میں بھوک اور بدحالی، قلّت یعنی مال کی کمی اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

بدحالی اور بھوک انسان کے ایمان ، عقیدہ، اخلاق اور طرز عمل کے علاوہ افکار پر بھی برا اثر چھوڑتی ہے ، امام محمد بن حسن شیبانی کے بارے میں آتا ہے کہ "ایک مرتبہ ان کی خادمہ نے ایک علمی نشست میں انہیں مطلع کیا کہ گھر میں آٹا وغیرہ ختم ہو گیا ہے ، توآپؒ نے فرمایا: "اللہ تمہیں ہلاک میں ڈال دے ! تم نے مجھ سے چالیس فقہی مسائل بھلا دیئے"۔[۱۵]

رزقِ حلال کا خاندانی نظام کے استحکام پر اثرات:

اسلام ایک کامل دین ہے جس میں حلال وحرام سے متعلق واضح احکامات بیان کئے گئے ہیں اگر شریعت کے اصول وضوابط کے مطابق حصولِ رزق کے لئے تگ و دو کی جائے گی تو وہ رزقِ حلال میں شمار ہوگا۔ جیسا کہ " نبی اکرمؐ فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ خود طیب ہے اور وہ اسی چیز کو پسند کرتا ہے جو طیب ہو۔۔۔۔اس کے بعد آپ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرے، اس کے بال پراگندہ اور خود غبار آلود ہو وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر یارب یارب کہے مگر اس کی حالت یہ ہو کہ اس کا کھانا، پینا، لباس اور غذا ہر چیز حرام ہو تو اس کی دُعا کیسے قبول ہو"[۱٦]

اب ان واضح احکامات کے بعد بھی اگر انسان راہِ حق سے بھٹک جائے اور حلال وحرام کی تمیز فراموش کردے تو اس مرحلے پر انسان ہی قصور وار ہوا کیونکہ اسے صحیح اور غلط کے بارے میں بتادیا گیا ہے۔اگر وہ درست راستہ زندگی گزارنے کے لئے اپنائے گا تو ایک کامیاب زندگی گزارے گا لیکن اگر وہ اپنے لئے غلط راستے کا انتخاب کرے گا تو ناکام و نامراد زندگی گزارے گا اور دنیا وآخرت دونوں میں ہی ذلیل وخوار ہوگا۔

رزق حلال وحرام کے انسانی زندگی پر بڑے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس لئے قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں بارہا رزقِ حلال کی تاکید فرمائی گئی ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا۔ کیونکہ رزق کے اثرات انسانی زندگی پر ولادت کے بعد سے نہیں بلکہ ولادت سے قبل شروع ہوجاتے ہیں جو اولاد کی تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں

اس لئے والدین کو حلال روزی کمانے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اولاد کی پیدائش سے ہی والدین کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آجاتی ہے۔ جیساکہ ان کی تعلیم وتربیت اور نفقہ وغیرہ۔اس لئے کہا جاتا ہے کہ مادی غذاکے ساتھ روحانی غذاکا بھی بندوبست ہونا چاہیئے۔ جب والدین اپنی اولاد کو رزقِ حلال کھلائیں گے تو اس کا اثر ان کی جسمانی نشو ونماکے ساتھ ان کی روحانی صلاحیتوں پر بھی مرتب ہوگااور اولاد نیک صالح پروان چڑھے گی جو والدین کے لئے دین و دنیا کی راحت کا سامان ہوں گے۔ کیونکہ نیک صالح اولاد والدین کے ساتھ ساتھ خاندان کے دیگر بزرگوں کی عزت و احترام کا بھی خیال رکھے گی جس سے خاندانی نظام مستحکم ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک بہت بڑے فقیہ اور محدث گزرے ہیں ۔جب ان کا انتقال ہوا تو کسی نے انہیں خواب میں دیکھا اور حضرت سے پوچھاکہ موت کے بعد کیسا معاملہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے جنت دے دی ہے لیکن میرے پڑوس میں جو لوہار تھا اسے بلند مقام ومرتبہ ملا ہے اس بات پر وہ شخص حیران ہوا اور صبح اس لوہار کی بیوی سے جاکر ملا اور دریافت کیا کہ تیرا خاوند ایسا کونسا عمل کرتا رہا کہ اسے جنت میں عبداللہ بن مبارک سے بھی بلند مقام ملا ہے۔لوہار کی بیوی نے بتایا کہ کوئی خاص عمل نہیں کرتا تھا جب رات کے آخری شب عبداللہ بن مبارک تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہوتا تھا تو وہ (لوہار) کہتا تھاکہ کاش اے رب العزت میرے زرق میں بھی کشادگی ہوتی تو میں بھی تہجد کے لئے بیدار ہوتا اور تیرے سامنے سر کو جھکتا اور دوسرا اس کا یہ معمول تھا کہ جب دوکان پر کام کرتا اور اس دوران اذان ہوتی تو ہتھوڑا پھینک کر نماز کے لئے جاتا اور کہتا کہ اللہ نے پکارا ہے۔لوہار کی بیوی نے کہا کہ بس یہی دو اس کے معمول تھے اور اس کے علاوہ کوئی خاص نہیں۔[۱۷] ایک موقع پر " نبی اکرمؐ نے اپنے اصحاب سے اولاد کی تربیت کے ضمن میں ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی، ماں کے رحم ہی سے تربیت کرو۔ اصحاب کو حضرت کے اس کلام کو سن کر بہت تعجب ہوا، سوال کیا: کس طرح اس بچے کی تربیت کریں کہ جو ابھی دنیا میں بھی نہیں آیا ہے؟ نبی اکرمؐ نے جواب دیا: اس کی ماں کو حلال و پاک غذا کھلاؤ۔ پس اگر ماں کی غذا اور باپ کے نطفے میں مال حرام موجود ہو تو شیطان اس بچے میں حصہ دار ہو جاتا ہے؛ اس لیے کہ شیطان انسان کو راہ الٰہی سے منحرف اور نابود کرنے کے لیے بہت سے جال رکھتا ہے کہ جن میں سب سے پہلا اور آسان جال انسان کے رزق و روزی کو حرام و نجس کرنا ہے۔ پہلا ہی حرام لقمہ کھانے سے انسان کے وجود اور اس کے گھرانے میں شیطان کے قدم آجاتے ہیں اور ان کے تمام وجود کو گندہ اور ان کی زندگی کی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔[۱۸] نبی اکرمؐ فرماتے ہیں: وہ شخص خوش بخت ہے کہ جس کی سعادت کی بنیاد شکم مادر ہی میں رکھی گئی ہے اور بد بخت وہ شخص ہے کہ جس کی شقاوت کی بنیاد اس کی ماں کے پیٹ ہی میں رکھی گئی ہے۔ لہٰذا وہ غذائیں کہ جو انسان، جنین کی صورت میں اپنی ماں کے پیٹ میں حاصل کرتا ہے اور اسی طرح ماں کا حلال و حرام کی رعایت کرنا، بچے کی سعادت و شقاوت پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے.[۱۹]

اولاد کی تربیت میں حلال و پاک روزی کے فوائد :

"امیر المؤمنین حضرت سیّد ناابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِىَ بِحَرَامٍ''.[۲۰] ترجمہ: "وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی غذا حرام سے ہے''۔ جس جسم کی پرورش حرام رزق سے کی گئی ہو وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا کیونکہ رزقِ حرام سے جو گوشت اور خون بنتا ہے وہ بھی حرام ہی ہوتا ہے اور حرام رزق کھانے سے انسان میں بہت ساری برائیاں پیدا ہوجاتی ہیں جیسا کہ بزرگوں اور والدین کی نافرمانی، جھوٹ، چوری، بے ایمانی، حسد، نفرت، دغا وفریب وغیرہ جب ایک انسان بہت ساری برائیوں کا مرتکب ہوگا تو وہ بھلا جنت میں کیونکر داخل ہوگا۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ تقویٰ کی پہلی سیڑھی حلال رزق کمانا ہے اس لئے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ رزقِ حلال کمانے کا حکم دیا گیا ہے جب اولاد کو رزقِ حلال کھلایا جائے گا تو اولاد (جو انسان کا کل سرمایہ ہوتا ہے جس کے لئے انسان دن رات محنت کرتا ہے) فرماں بردار، نیک صالح اور والدین کے لئے راحت کا سبب بنے گی۔ جبکہ حرام کمائی انسان میں اندرونی شکستگی، پشیمانی، ندامت اور دیگر مختلف عوامل پیدا کرتی ہے۔ انسان وقت کے ساتھ بے ضمیر اور بے حس ہوجاتا ہے اور اس کے ساتھ وہ دل پر ایک بہت بڑے گناہ کا بوجھ محسوس کرتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس حلال رزق کمانے والا بظاہر محنت ومشقت زیادہ کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کی روح اور ضمیر مطمئن رہتا ہے اس کے دل پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا اور ایسا شخص اپنی اولاد کے سامنے حلال روزی کمانے کے فوائد اور اس کے اثرات کا تذکرہ ہر وقت کرتا ہے جس سے بچوں کے ذہن میں حلال رزق کے فوائد بیٹھنا شروع ہوجاتے ہیں۔

خلاصہ :

اسلام نے طیبات اور پاک رزق کو حلال اور جائز قرار دیا ہے۔ حلال کھانے سے نیکی کی توفیق پیدا ہوتی ہے اور گناہ اور معصیت کے امور سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ انسان اچھے کردار اور رویوں کا خوگر بن جاتا ہے۔ اور ہمہ وقت معصیت خداوندی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسانی اعمال خواہ عبادات ہوں یا معاملات سب کی قبولیت کو رزق حلال سے مشروط کیا گیا ہے اور حرام خوری سے اجتناب کو سعادت اور تقویٰ کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ انفرادی طور پر بلکہ اجتماعی طور پر پورا معاشرہ سکون، اطمینان اور خوشحالی کا باعث بنتا ہے۔ اگر اسلامی تعلیمات پر عمل کیا جائے گا اور بندہء مومن خود کو حرام اور ناجائز سے بچائے تو اس کی زندگی پر اچھے اور مثبت اثرات مرتب ہوں گے اور اولاد فرماں بردار اور سعادت مند ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ اسے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی، قلبی و نفسیاتی سکون نصیب ہوگا، دل نور ایمانی سے منور ہوگا، ترقی وکامرانی کی راہیں ہموار ہوجائیں گی۔ رزقِ

حلال کے متلاشی کی روح پاکیزہ ہوتی ہے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور وہ حق کی قبولیت کا جذبہ رکھتا ہے۔ یہ تمام امور وہ ہیں جو معاشرے میں ایک خاندان کے استحکام کے لیے لازم ہیں جس کی بدولت ایک خاندان میں استحکام آتا ہے، اور خاندانی نظام مضبوط ہوتا ہے، اور جب خاندان مستحکم ہوگا تو معاشرہ مستحکم اور خوشحال ہوگا۔ جبکہ دوسری صورت میں زندگی منفی خیالات کا گہوارہ بن جائے گی اور بے برکتی کا عمل دخل زیادہ ہو جائے گا اور اولاد نافرمان ہوگی، اللہ کی خوشنودی سے محروم رہے گا، قلبی اور نفسیاتی سکون نصیب نہیں ہوگا، ترقی و کامرانی کی راہیں معدوم ہو جائیں گی، دعاؤں میں قبولیت کی تاثیر نہیں رہے گی اور حق گوئی کا حوصلہ ختم ہو جائے گا۔ اور خاندانی نظام پارہ پارہ ہو جائے گا، اسی طرح معیشت کی سرگرمیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نظام خاندان کے استحکام، خوشی اور سکون میں اس کی اہمیت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔



حوالہ جات:

۱۔ سورۃ النحل: آیت ۸

۲۔ سورۃ الرعد: آیت ۳

۳۔ سورۃ ق: آیت ۱۱

٤۔ سورۃ الجمعہ: آیت ۱۰

٥۔ سورۃ العنکبوت: آیت ۱۷

٦۔ سورۃ المزمل: آیت ۲۰

۷۔ البیہقی، السنن الکبری بیروت، مؤسسہ الرسالہ (۱۲۸/٦) شعب الإیمان - دار النشر: دار الکتب العلمیہ - بیروت - ۱۴۱۰، الطبعۃ: الأولی (۲۵۱/۱۸).

۸۔ الطبرانی، المعجم الکبیر - باب صفوان بن إمیہ - مکتبہ الزہراء - الموصل - ۱۴۰۴ - ۱۹۸۳، الطبعہ: الثانیہ - (۷/۷۴، حدیث رقم: ۷۱۹۱)

۹۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل، صحیح البخاری، کتاب البیوع باب کسب الرجل و عملہ بیدہ، دار لکتب العلمیہ، بیروت، ا، ۲۰۰۴، (۲۳۵/۷، حدیث رقم: ۱۹۳۰).

۱۰۔ ابن حجر: فتح الباری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل و عملہ بیدہ، قاھرہ، دار الریان للتراث ۱۹۸۷ع ط ۲، (۳۵۸/۴، حدیث رقم: ۱۹۳۱)

۱۱۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل، صحیح البخاری، کتاب الاجارہ باب رعی الغنم علی قراریط، (۳۰۱/۱، حدیث رقم: ۲۱۰۲).

۱۲۔ التبریزی الخطیب، محمد بن عبد الله الخطيب، مشکواۃ المصابیح، المكتب الإسلامي - بيروت - ١٩٨٥، الطبعة: الثالثة (٩٥/٣).

۱۳۔ النسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ باب الاستعاذۃ من شر الکفر. دار الکتب خانہ، بیروت، (۳۱۶/۲، ح ۵۳۹۰).

١٤۔ ابوداؤد، سنن ابو داؤد، باب فی الاستعاذۃ. دار لکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۵، (۲۱۶/۱ ح ١٣٢٠).

١٥۔ الدكتوريوسف القرضاوي مشكلة الفقر وكيف عالجها الإسلام، مصر، مكتبة وهبة ١٩٨٦م ط۔ ۱۰، ص ۱۴

١٦ - مسلم، الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب۔ دار إحیاء التراث العربی - بیروت، حدیث ۲۳۹۳۔

17- https://www.urdunews.com/node/16.11.2019

١٨ - مسلم، الصحیح، (۳۳۶/۱).

١٩ - دیکھیں الطبرانی، المعجم الصغیر - (ج ۲/ص ۱۴۴ ح ۷۷۴) - اور البزار، البحر الزخار. مسند البزار - (ج ۴/ ص ۳۳۹ ح ۱۲۹۶). مؤسسة علوم القرآن، مكتبة العلوم والحكم - بيروت، المدينة - ١٤٠٩، الطبعة: الأولى.

۲۰- البزار، البحر الزخار، (١/٥٠- ح ٣٣).